از عدالتِ عظمیٰ

ہندوستان شپ یارڈ لمیٹڈ و دیگران

بنام

ڈاکٹر پی سماسیوا راؤ و غیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 30 جنوری 1996

[ایس سی اگروال اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

قانونِ ملازمت-ایڈہاک تقرریاں-باقاعدگی-بھرتی کے قواعد-تجویز کردہ طریقہ کار-میڈیکل آفیسر کے عہدے پر باقاعدہ تقرری-انتخابی کمیٹی کے ذریعے انتخاب کا طریقہ-عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی باقاعدگی کی ہدایت کو ناقابل قبول قرار دیا گیا۔

جواب دہندگان کو ایڈہاک بنیاد پر اپیل کنندہ کارپوریشن میں طبی افسران کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے تقرری کی ابتدائی تاریخ سے اپنی ملازمت کو باقاعدہ بنانے کا دعوی کیا اور اپیل کنندہ کارپوریشن کو کارپوریشن میں کام کرنے والے باقاعدہ طبی افسران کے برابر تنخواہ اور الاؤنس ادا کرنے کی ہدایت بھی طلب کی۔ ڈویژن بنچ نے رٹ پٹیشنوں کو منظور کرتے ہوئے مشاہدہ کیا کہ یہ افراد تقرری کے اہل ہیں اور وہ بھی قواعد کے مطابق اہل ہیں اور ملازمت کی تسلی بخش نوعیت کے بارے میں کوئی شکایت نہیں ہے اور اس لیے یہ ہدایت کی گئی کہ عارضی ملازمت کے طویل دورانیے کے پیش نظر ان کی ملازمت کو باقاعدہ پیمانے پر تنخواہ میں دو پیشگی اضافے کے ساتھ باقاعدہ کیا جائے۔ مزید کہا گیا کہ یہ طبی افسران سنیارٹی، ترقی وغیرہ جیسے کسی دوسرے فوائد کے حقدار نہیں تھے۔ یہ اپیلیں عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھیں۔

اپیل کنندہ کارپوریشن نے پیش کیا کہ میڈیکل آفیسر کے عہدے پر باقاعدہ تقرری صرف تقرری کے لیے اپیل کنندہ کارپوریشن کی طرف سے بنائے گئے بھرتی کے قواعد کے مطابق انتخابی کمیٹی کے بذریعے انتخاب کے عمل کے بذریعے کی جا سکتی ہے اور عدالت عالیہ نے تینوں میڈیکل

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

افسران کو1.4.1986 سے انتخابی کمیٹی کے بذریعے ان کے انتخاب کی ضرورت کے بغیر باقاعدہ کرنے کی ہدایت دینے میں غلطی کی تھی۔

مدعاعلیہ نے استدعا کی کہ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ وہ کئی سالوں سے میڈیکل افسران کے طور پر کام کر رہے ہیں اور اس عرصے کے دوران ان کی کارکردگی کے بارے میں کوئی شکایت نہیں ہے اور1984 کے بعد کوئی باقاعدہ انتخاب نہیں کیا گیا تھا اور مدعاعلیہ میڈیکل افسران کو انتخابی کمیٹی کے ذریعہ باقاعدہ انتخاب کے لیے غور کرنے کا کوئی موقع نہیں ملا تھا، عدالت عالیہ نے باقاعدگی اور باقاعدہ تنخواہ کی ادائیگی کے حوالے سے ہدایت دینے میں کوئی غلطی نہیں کی تھی۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: باقاعدگی کے عمل میں باقاعدہ تقرری شامل ہوتی ہے جو صرف مقررہ طریقہ کار کے مطابق کی جا سکتی ہے۔ اپیل کنندہ کارپوریشن کی طرف سے بنائے گئے بھرتی کے قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے، میڈیکل آفیسر کے عہدے پر باقاعدہ تقرری صرف اس وقت کی جا سکتی ہے جب باضابطہ طور پر تشکیل شدہ انتخابی کمیٹی نے اس شخص کو اس طرح کی تقرری کے لیے موزوں پایا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ ایڈہاک بنیادوں پر ان کی تقرری کے بعد کوئی باقاعدہ انتخاب نہیں کیا گیا تھا، اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ 1.4.1986 سے باقاعدہ ہونے کے حقدار تھے۔ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی باقاعدگی کی ہدایت کے نتیجے میں میڈیکل آفیسر کے عہدے پر باقاعدہ تقرری کے مقصد سے انتخابی کمیٹی کے ذریعے انتخاب سے متعلق قواعد میں موجود تقاضے کو ختم کر دیا گیا تھا۔ یہ ناقابل قبول تھا۔ باقاعدگی کے معاملے میں جو واحد ہدایت دی جا سکتی تھی وہ یہ تھی کہ میڈیکل آفیسر کے عہدے پر باقاعدہ تقرری کے مقصد کے لیے قواعد کے مطابق باضابطہ طور پر تشکیل شدہ انتخابی کمیٹی کے ذریعے مدعاطبی افسران پر غور کیا جائے اور اپیل کنندہ کارپوریشن کو اس مقصد کے لیے ایک انتخابی کمیٹی تشکیل دینی چاہیے۔

ڈاکٹر اے کے جین و دیگراں بنام یونین آف انڈیا و دیگراں، [1987] ضمنی ایس سی سی 497، ممتاز شدہ۔

ڈاکٹر ایم اے حق و دیگراں بنام یونین آف انڈیا و دیگراں، [1993] 2ایس سی سی 212، پر انحصار کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

1.2 .عدالت عالیہ کی جانب سے مدعاعلیہ میڈیکل افسران کو 1.4.1986 کو باقاعدگی سے تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے دی گئی ہدایت برقرار ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کادائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4216-19، سال 1993 ای ٹی سی۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈبلیو اے نمبر 86/281، 91/944 اور ڈبلیو پی نمبر 4337 اور 585، سال 1989 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے رام کمار۔

جواب دہندگان کے لیے سی کے سچاریتا، ایل ناٹیشور راؤ، آر سنتھان کرشنن، کے آر ناگراج، نرسمہا، پی ایس اور وی جی پرگسم۔

عدالت کا فیصلہ ایس سی اگرال جسٹس نے سنایا۔

یہ اپیلیں ہندوستان شپ یارڈ لمیٹڈ کے ساتھ کام کرنے والے تین طبی افسران (جواب دہندگان) کو باقاعدہ بنانے سے متعلق مشترکہ سوالات اٹھاتی ہیں۔

ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ نے 1975 میں M.B.B.S ڈگری حاصل کی اور انہیں کالونی/صحن میں فرسٹ ایڈ سینٹر میں ڈسپنسری میں کام کرنے کے لیے ماہانہ 600 روپے کے اعزاز پر 29 اکتوبر 1976 کو اپیل کنندہ کارپوریشن میں میڈیکل آفیسر کے طور پر مقرر کیا گیا۔مذکورہ تقرری 27 فروری 1985 تک جاری رہی جس میں 89 دنوں کے لیے ہر تقرری کے بعد ایک دن کے مصنوعی وقفے تھے۔اس مدت کے دوران 1980-81 میں میڈیکل آفیسر کی دو آسامیوں پر باقاعدہ تقرری کے لیے انتخاب کیا گیا۔ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ کو اس طرح کے انتخاب کے لیے اس خیال پر اہل نہیں سمجھا گیا تھا کہ اہلیت کے مقصد کے لیے درخواست دہندہ کو 1974 تک طب میں ڈگری حاصل کرنی چاہیے تھی اور ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ نے اپنی طبی ڈگری سال 1975 میں حاصل کی تھی۔انہوں نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن (ڈبلیو پی نمبر 2058، سال 1981) دائر کی جس میں انہوں نے ایک رٹ یا ہدایت طلب کی جس میں یہ اعلان کیا گیا کہ وہ اپیل کنندہ کارپوریشن میں میڈیکل آفیسر کے عہدے پر شامل ہونے کے حقدار ہیں۔مذکورہ رٹ پٹیشن میں، اپیل کنندہ کارپوریشن کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے عدالت کے سامنے ایک عہد نامہ دیا کہ ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ کو انتخاب کے لیے اہل سمجھا جائے گا اور انہیں 12 مارچ 1981 کو انٹرویو کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے بلایا گیا تھا لیکن انہیں منتخب نہیں کیا گیا اور وہ ایڈہاک بنیاد پر کام کرتے رہے۔ ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ کو آخری تقرری 4 دسمبر 1984 کو 5 دسمبر 1984 سے 27 فروری 1985 کی مدت کے لیے دی گئی تھی۔ ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ بیمار ہو گئے اور انہوں نے یکم مارچ 1985 سے چھٹی کے لیے درخواست دی لیکن انہیں 6 جون 1985 کو بتایا گیا کہ ان کی تقرری ایک ایڈہاک تقرری تھی جس کی میعاد 27 فروری 1985 کو ختم ہو گئی تھی اور اس لیے 27 فروری 1985 کے بعد چھٹی کی منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ 27 فروری 1985 سے اپنی ملازمت کے خاتمے سے نالاں ہوتے ہوئے، ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن (ڈبلیو پی نمبر 9844، سال 1985) دائر کی جس میں انہوں نے یہ بیان کرنے کی درخواست کی کہ 6 جون 1985 کا حکم جس میں 27 فروری 1985 سے ان کی ملازمت کو ختم کیا گیا تھا، من مانی اور غیر قانونی تھا، اور اس اعلامیے کی بھی درخواست کی کہ انہیں مسلسل اپیل کنندہ کارپوریشن کی خدمت میں برقرار رکھا جانا چاہیے۔ دونوں رٹ پٹیشنوں (ڈبلیو پی نمبر 2058، سال 1981 اور ڈبلیو پی نمبر 9844، سال 1985) کو عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج (جے انجانیولو) نے 28 فروری 1986 کے فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا تھا۔ ڈبلیو پی نمبر 9844، سال 1985 کی اجازت دیتے ہوئے اور 6 جون 1985 کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، واحد جج نے فیصلہ دیا کہ یکم مارچ 1985 سے ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ کی ملازمت کو مؤثر طریقے سے ختم کرنے کا مذکورہ حکم انتہائی من مانی اور غیر معقول تھا اور آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی تھی۔ اپیل کنندہ کارپوریشن کو ہدایت کی گئی کہ وہ ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ کو فوری طور پر بحال کرے اور انہیں جلد از جلد باقاعدگی سے تقرری کے لیے غور کرے۔ اپیل کنندہ کارپوریشن کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ وہ ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ کو معقول تنخواہ پر رکھے۔ ڈبلیو پی نمبر 9844، سال 1985 میں منظور کردہ احکامات کے پیش نظر، فاضل واحد جج نے ڈبلیو پی نمبر 2058، سال 1981 میں مزید احکامات جاری کرنا ضروری نہیں سمجھا۔ اپیل کنندہ کارپوریشن نے ان دو رٹ پٹیشنوں میں فاضل سنگل جج کے مذکورہ فیصلے کے خلاف ڈبلیو اے نمبر 281، سال 1986 اور ڈبلیو اے نمبر 282، سال 1986 دائر کیا۔

جب کہ مذکورہ اپیلیں زیر التواء تھیں، ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ نے دو رٹ درخواستیں (ڈبلیو پی نمبر 4337، سال 1989 اور 585، سال 1989) دائر کیں۔ رٹ پٹیشن نمبر 4337، سال 1989 میں، ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ نے میڈیکل افسران کے زمرے میں سنیارٹی، باقاعدہ میڈیکل افسران کے برابر تنخواہ کا وقتی پیمانہ اور دیگر متعلقہ فوائد جیسے شراکت فنڈ میں آجر کا حصہ، معاوضے کی رقم

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

وغیرہ کا دعوی کیا۔ رٹ پٹیشن نمبر 585، سال 1989 میں، ڈاکٹر پی سمبا شیوا راؤ نے یکم اپریل 1986 سے رہائشی سہ ماہی کی تقسیم اور 400 روپے ماہانہ کی شرح سے الاؤنس اور اپنے چھٹی کے کھاتے کو حتمی شکل دینے کا دعوی کیا۔

ڈاکٹر جسٹس سنجیو کمار نے 1981 میں M.B.B.S ڈگری کا امتحان پاس کیا اور انہوں نے 16 جولائی 1985 کو 35 روپے یومیہ کی ابتدائی تنخواہ پر میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے اپیل کنندہ کارپوریشن میں شمولیت اختیار کی۔ مذکورہ تقرری 89 دنوں کے لیے ہر بار ایک دن یعنی 90 ویں دن کے وقفے کے ساتھ تھی اور 91 ویں دن انہیں دوبارہ مقرر کیا گیا۔ مذکورہ محنتانہ کو 27 اپریل 1987 سے 35 روپے یومیہ سے بڑھا کر 50 روپے یومیہ کر دیا گیا۔ انہوں نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن (ڈبلیو پی نمبر 9987، سال 1990) دائر کی جہاں انہوں نے تقرری کی ابتدائی تاریخ یعنی 16 جولائی 1985 سے اپنی ملازمت کو باقاعدہ بنانے کی درخواست کی اور اپیل کنندہ کارپوریشن کو 16 جولائی 1985 سے اپیل کنندہ کارپوریشن میں کام کرنے والے باقاعدہ طبی افسران کے برابر تنخواہ اور الاؤنس ادا کرنے کی ہدایت بھی طلب کی۔ مذکورہ رٹ پٹیشن میں ڈاکٹر جسٹس سنجیو کمار کا معاملہ یہ تھا کہ وہ پانچ سال کی مدت میں روزانہ چھ گھنٹے کام کر رہے تھے اور اگرچہ انہیں ادا کیے جانے والے محنتانہ کو اعزازیہ قرار دیا گیا تھا، لیکن وہ اپیل کنندہ کارپوریشن کے ساتھ کام کرنے والے دیگر طبی افسران کی طرح طبی افسر کے طور پر اپنے فرائض انجام دے رہے تھے اور اپیل کنندہ کارپوریشن کی خدمت میں موجود باقاعدہ طبی افسران جو وہی فرائض انجام دے رہے تھے انہیں بھی 1860-50-960 روپے کے ساتھ ساتھ دیگر الاؤنس کے وقتی تنخواہ کا پیمانہ مل رہی تھی۔ ڈاکٹر جسٹس سنجیو کمار کی مذکورہ رٹ پٹیشن (ڈبلیو پی نمبر 9987، سال 1990) کو عدالت عالیہ کے فاضل سنگل جج (جسٹس پانڈورنگا راؤ) نے 11 اپریل 1990 کے فیصلے کے ذریعے منظور کیا تھا اور اپیل کنندہ کارپوریشن کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ 16 جولائی 1985 سے میڈیکل افسران کے زمرے میں ڈاکٹر جسٹس سنجیو کمار کی ملازمت کو باقاعدہ بنائے اور انہیں 13 جولائی 1990 سے تنخواہ اور دیگر الاؤنس ادا کرے جو اپیل کنندہ کارپوریشن کے ساتھ کام کرنے والے باقاعدہ میڈیکل افسران کے برابر ہوں۔ عدالت عالیہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ 16 جولائی 1985 سے رٹ پٹیشن دائر کرنے کی تاریخ تک ڈاکٹر سنجیو کمار کی ملازمت کو باقاعدہ بنانا صرف پنشن کے فوائد کے مقصد اور کسی بھی سنیارٹی کا دعوی کرنے کے لیے محدود تھا اور یہ کہ تنخواہ 13 جولائی 1990 کو اور اس سے میڈیکل افسران کے ابتدائی مرحلے میں طے کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ ڈبلیو اے نمبر 944، سال 1991 اپیل کنندہ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کارپوریشن کی طرف سے ڈبلیو پی نمبر 9987، سال 1990 میں فاضل سنگل جج کے مذکورہ فیصلے کے خلاف دائر کیا گیا تھا۔

ڈبلیو اے نمبر 281 اور 282، سال 1986 اور 944، سال 1991، جو اپیل کنندہ کارپوریشن نے ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ اور ڈاکٹر جسٹس سنجیو کمار کی رٹ پٹیشنوں میں فاضل سنگل ججوں کے فیصلوں کے خلاف دائر کیا تھا اور ساتھ ہی ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ کی طرف سے دائر 4337، سال 1989 اور 585، سال 1985 کی رٹ پٹیشنوں کی سماعت آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے کی تھی اور 2 فروری 1993 کے ایک مشترکہ فیصلے کے ذریعے فیصلہ کیا گیا تھا۔ ججوں نے مشاہدہ کیا کہ یہ حقیقت کہ ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ 29 اکتوبر 1976 سے اور ڈاکٹر جسٹس سنجیو کمار 16 جولائی 1985 سے اعزازیہ پر کام کر رہے تھے، متنازعہ نہیں تھی اور یہ کہ اپیل کنندہ کارپوریشن نے یہ نہیں کہا تھا کہ ان دونوں میڈیکل افسران کی ملازمت تسلی بخش نہیں تھیں اور یہ بھی عدالت کے نوٹس میں نہیں لایا گیا تھا کہ مذکورہ میڈیکل افسران کے خلاف کوئی شکایت تھی۔ فاضل ججوں نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ یہ دونوں افراد تقرری کے اہل تھے اور وہ بھی قواعد کے مطابق اہل تھے اور ملازمت کی تسلی بخش نوعیت کے بارے میں کوئی شکایت نہیں تھی اور یہ بھی متنازعہ نہیں تھا کہ باقاعدگی سے ان کی تقرری ریزرویشن پالیسی کے منافی نہیں ہے اور اس لیے یہ قرار دیا گیا کہ دونوں مقدمات میں فاضل سنگل ججوں کی طرف سے ان دو میڈیکل افسران کی ملازمت کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت اس عدالت کی طرف سے ریاست ہریانہ بنام پریا سنگھ، [1992] 4 ایس سی سی 118 میں مقرر کردہ قانون کے چاروں کونوں میں آتی ہے۔ یہ ہدایت دی گئی کہ ڈاکٹر پی سمباشیوا راؤ کی ملازمت کو یکم اپریل 1986 سے باقاعدہ تنخواہ کے پیمانے پر باقاعدہ کیا جائے اور وہ اپنی طویل عارضی ملازمت کے پیش نظر دو پیشگی اضافے کے حقدار ہوں گے اور انہیں چھ ماہ کے اندر سرکاری رہائش بھی فراہم کی جائے گی بصورت دیگر انہیں قواعد کے مطابق الاؤنس دیا جائے گا۔ اسی طرح، ڈاکٹر جسٹس سنجیو کمار کے حوالے سے، یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ یکم اپریل 1986 سے باقاعدہ ہونے کے حقدار ہیں اور انہیں چھ ماہ کے اندر یا قواعد کے مطابق متبادل الاؤنس میں دو پیشگی اضافہ اور سرکاری رہائش دی جائے گی۔ مزید کہا گیا کہ یہ دونوں طبی افسران سنیارٹی، ترقی وغیرہ جیسے کسی دوسرے فوائد کے حقدار نہیں تھے۔

ڈاکٹر ایس پرساد راؤ کو اصل میں یکم ستمبر 1984 کو یومیہ اجرت کی بنیاد پر 35 روپے یومیہ پر اپیل کنندہ کارپوریشن کے ساتھ میڈیکل آفیسر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور مذکورہ محنتانہ کو 20

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپریل 1987 سے بڑھا کر 50 روپے یومیہ کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن (ڈبلیو پی نمبر 12648، سال 1990) دائر کی جس میں دعوی کیا گیا کہ ان کی ابتدائی تقرری کی تاریخ یعنی یکم ستمبر 1984 سے میڈیکل افسران کے زمرے میں ان کی ملازمت کو باقاعدہ بنایا جائے اور یکم ستمبر 1984 سے اپیل کنندہ کارپوریشن میں کام کرنے والے باقاعدہ میڈیکل افسران کے برابر تنخواہ اور دیگر الاؤنس کی ادائیگی کے حوالے سے بھی ہدایت طلب کی۔ ڈاکٹر ایس پرساد راؤ کی مذکورہ رٹ پٹیشن کو عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج (جگنادھاراجو جسٹس) نے 18 ستمبر 1991 کے فیصلے کے ذریعے منظور کیا تھا اور یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ڈاکٹر ایس پرساد راؤ کی ملازمت کو باقاعدہ طبی افسر کے طور پر ان کی تقرری کی اصل تاریخ یعنی یکم ستمبر 1984 سے باقاعدہ کیا جائے گا اور وہ بھی اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کے حقدار ہوں گے۔ ڈبلیو۔ اے۔ نمبر 1318، سال 1991 کو اپیل کنندہ کارپوریشن نے فاضل واحد جج کے مذکورہ فیصلے کے خلاف دائر کیا تھا۔ مذکورہ اپیل کو آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ایک اور ڈویژن بنچ نے 8 ستمبر 1993 کے فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا تھا۔ ڈبلیو اے نمبر 944، سال 1991 میں ڈویژن بنچ کے پہلے فیصلے کے بعد، جو اپیل کنندہ کارپوریشن نے ڈاکٹر جے سنجیوا کمار کے معاملے میں دائر کیا تھا، ڈویژن بنچ نے ڈاکٹر ایس پرساد راؤ کو ڈاکٹر جے سنجیوا کمار کے مساوی مانتے ہوئے مذکورہ اپیل کو اس ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا کہ ڈاکٹر ایس پرساد راؤ کی ملازمت کو یکم اپریل 1986 سے باقاعدہ بنایا جائے گا اور انہیں چھ ماہ کے اندر دو پیشگی اضافہ اور سرکاری رہائش بھی دی جانی چاہیے۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مذکورہ بالا فیصلوں سے نالاں ہو کر، اپیل کنندہ کارپوریشن نے یہ اپیلیں دائر کی ہیں۔

اپیل کنندہ کارپوریشن کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری رام کمار نے میڈیکل آفیسر کے عہدے سمیت کمپنی کے امور کے سلسلے میں باقاعدہ / عارضی عہدوں پر تقرری کے لیے اپیل کنندہ کارپوریشن کی طرف سے بنائے گئے بھرتی کے قواعد ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ مذکورہ قواعد کے تحت، براہ راست بھرتی کا سہارا لیا جانا چاہیے جب اس عہدے کو ترقی کے طریقہ کار کے مطابق ترقی کے ذریعے پر نہیں کیا جانا ہے۔ براہ راست بھرتی کے مقصد کے لیے، قواعد فراہم کرتے ہیں کہ عام طور پر روزگار کے بازار سے دستیاب صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے کل بھارت کی بنیاد پر ممتاز روزنامہ اخبارات میں ایک اشتہار جاری کیا جاتا ہے، لیکن ساتھ ہی بھرتی کے دیگر ذرائع کو بھی استعمال کیا جاتا ہے اور جہاں نوکری کے لیے غیر معمولی مہارت، علم اور

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تجربے کی ضرورت ہوتی ہے، جو عام طور پر روزگار کے بازار میں دستیاب نہیں ہوتے ہیں، مجاز اتھارٹی مرکزی / ریاستی حکومتوں اور دیگر سرکاری شعبے کے اداروں کے افسران کی تعیناتی پر اس عہدے کو پر کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ قواعد اشتہارات کے جواب میں موصول ہونے والی درخواستوں کی جانچ پڑتال اور ان امیدواروں کی فہرست تیار کرنے کا التزام کرتے ہیں جنہیں انتخابی کمیٹی کے سامنے انٹرویو کے لیے بلایا جا سکتا ہے۔ قواعد مندرجہ ذیل ایک یا تمام انتخابی طریقوں کے بذریعے فراہم کرتے ہیں:

(i) مسابقتی، استعداد / تکنیکی امتحان؛

(ii) مجموعی کام؛ اور

(iii) ذاتی انٹرویو۔

انتخابی کمیٹی کی سفارشات منظوری کے لیے مجاز اتھارٹی کو پیش کی جاتی ہیں اور مجاز اتھارٹی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد تقرری کے احکامات جاری کیے جاتے ہیں۔

شری رام کمار کا عرض ہے کہ میڈیکل آفیسر کے عہدے پر باقاعدہ تقرری صرف مذکورہ بالا قواعد کے مطابق انتخابی کمیٹی کے بذریعے انتخاب کے عمل کے بذریعے کی جا سکتی ہے اور عدالت عالیہ نے تینوں میڈیکل افسران کو یکم اپریل 1986 سے انتخابی کمیٹی کے بذریعے ان کے انتخاب کی ضرورت کے بغیر باقاعدہ کرنے کی ہدایت دینے میں غلطی کی تھی۔ جواب دہندگان-طبی افسران کی جانب سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ کئی سالوں سے طبی افسران کے طور پر کام کر رہے تھے اور اس عرصے کے دوران ان کی کارکردگی کے بارے میں کوئی شکایت نہیں تھی، عدالت عالیہ نے یکم اپریل 1986 سے ان کو باقاعدہ بنانے اور اس تاریخ سے دوسرے طبی افسران کے برابر باقاعدہ تنخواہ کی ادائیگی کے لیے ہدایت دینا جائز قرار دیا۔ جواب دہندگان-طبی افسران کی جانب سے یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ 1984 کے بعد کوئی باقاعدہ انتخاب نہیں کیا گیا اور جواب دہندگان-طبی افسران کو انتخابی کمیٹی کی طرف سے باقاعدہ انتخاب کے لیے غور کرنے کا کوئی موقع نہیں ملا اور ان حالات میں عدالت عالیہ نے باقاعدگی سے متعلق ہدایت دینے میں کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے ڈاکٹر اے کے جین ودیگران بمقابلہ یونین آف انڈیا ودیگران، [1987] ضمنی ایس سی سی 497 میں اس عدالت کے فیصلوں پر انحصار کیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہم یکم اپریل 1986 سے جواب دہندگان کے طبی افسران کو باقاعدہ بنانے کے حوالے سے عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ہدایت کی توثیق کرنے سے قاصر ہیں۔ باقاعدگی کے عمل میں باقاعدہ تقرری شامل ہوتی ہے جو صرف مقررہ طریقہ کار کے مطابق کی جا سکتی ہے۔ اپیل کنندہ کارپوریشن کی طرف سے بنائے گئے قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے، میڈیکل آفیسر کے عہدے پر باقاعدہ تقرری صرف اس وقت کی جا سکتی ہے جب باضابطہ طور پر تشکیل شدہ انتخابی کمیٹی نے اس شخص کو اس طرح کی تقرری کے لیے موزوں پایا ہو۔ ڈاکٹر پی سمبا شیوا راؤ، اگرچہ وہ 1976 سے کام کر رہے تھے، سال 1981 میں انتخابی کمیٹی نے باقاعدہ تقرری کے لیے ان پر غور کیا اور انہیں اس طرح کی باقاعدہ تقرری کے لیے موزوں نہیں پایا گیا۔ ڈاکٹر جسٹس سنجیوا کمار اور ڈاکٹر ایس پرساد راؤ پر انتخابی کمیٹی نے باقاعدہ تقرری کے لیے کبھی غور نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایڈہاک بنیاد پر ان کی تقرری کے بعد کوئی باقاعدہ انتخاب نہیں کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ یکم اپریل 1986 سے باقاعدہ ہونے کے حقدار ہیں۔ اپیل کنندہ کارپوریشن کے مقرر کردہ قواعد کے پیش نظر، طبی افسر کے عہدے پر مدعاعلیہ طبی افسران کو باقاعدہ صرف اس وقت کیا جا سکتا ہے جب ان پر غور کیا جائے اور انہیں باضابطہ طور پر تشکیل شدہ انتخابی کمیٹی کے ذریعے اس طرح کی تقرری کے لیے موزوں پایا جائے۔ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی باقاعدگی کی ہدایت کے نتیجے میں میڈیکل آفیسر کے عہدے پر باقاعدہ تقرری کے مقصد سے انتخابی کمیٹی کے ذریعے انتخاب سے متعلق قواعد میں موجود تقاضے کو ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ، ہماری رائے میں، ناقابل قبول تھا۔

ڈاکٹر اے کے جین و دیگران بنام یونین آف انڈیا و دیگران، (اوپر) کا فیصلہ، جس پر مدعاعلیہ طبی افسران کی جانب سے انحصار کیا گیا ہے، انہیں کوئی مدد فراہم نہیں کرتا ہے۔ اس صورت میں یہ ہدایت دی گئی کہ یکم اکتوبر 1984 تک ایڈہاک کی بنیاد پر مقرر کیے گئے اسسٹنٹ میڈیکل آفیسرز / اسسٹنٹ ڈویژنل میڈیکل آفیسرز کو یونین پبلک سروس کمیشن کی مشاورت سے ان کے کام اور طرز عمل کی تشخیص پر باقاعدہ بنایا جائے۔ یکم اکتوبر 1982 کے بعد کی مدت کے سلسلے میں ان کی خفیہ رپورٹوں کی بنیاد پر۔ ڈاکٹر ایم اے حق و دیگران بنام یونین آف انڈیا و دیگران، [1993] 2 ایس سی سی 212 میں، اس عدالت نے پبلک سروس کمیشن کو نظر انداز کرنے کے عمل کی مذمت کی ہے جو بغیر کسی حد کے غیر قانونی بھرتی کے لیے ایک پچھلا دروازہ کھول دے گا۔ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ہدایت کہ مدعاعلیہ طبی افسران کو یکم اپریل 1986 سے باقاعدہ کیا جائے، کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ باقاعدگی کے معاملے میں جو واحد ہدایت دی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ میڈیکل آفیسر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے عہدے پر باقاعدہ تقرری کے مقصد کے لیے قواعد کے مطابق باضابطہ طور پر تشکیل شدہ انتخابی کمیٹی کے ذریعے مدعاطبی افسران پر غور کیا جائے اور اپیل کنندہ کارپوریشن کو اس مقصد کے لیے ایک انتخابی کمیٹی تشکیل دینی چاہیے۔

تاہم، ہم یکم اپریل 1986 سے مدعاعلیہ طبی افسران کو باقاعدہ تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ہدایت میں مداخلت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

اس کے مطابق اپیلوں کی اجازت اس حد تک دی جاتی ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے یکم اپریل 1986 سے مدعاعلیہ طبی افسران کو باقاعدہ بنانے کے لیے دی گئی ہدایت کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ کارپوریشن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ میڈیکل آفیسر کے عہدے پر مدعاعلیہ میڈیکل افسران کو باقاعدہ بنانے کے معاملے پر غور کرنے کے لیے متعلقہ قواعد کے مطابق ایک انتخابی کمیٹی تشکیل دے۔ مذکورہ انتخابی کمیٹی باقاعدگی سے میڈیکل افسران کی تقرری کے لیے مقرر کردہ معیارات کو لاگو کرکے مدعاعلیہ میڈیکل افسران کے اس طرح کے باقاعدگی کے دعوے پر غور کرے گی اور یہ مدعاعلیہ میڈیکل آفیسر کی کارکردگی کے ریکارڈ کو بھی مدنظر رکھے گی جب وہ اپیل کنندہ کارپوریشن کے ساتھ ایڈہاک بنیاد پر کام کر رہے تھے۔ اگر مدعاعلیہ طبی افسران باقاعدہ تقرری کے لیے عمر کی حد کو عبور کرتے پائے جاتے ہیں تو اس سلسلے میں نرمی کی جانی چاہیے تاکہ انہیں باقاعدہ بنانے کے لیے غور کیا جاسکے۔ جواب دہندہ طبی افسران کو باقاعدہ بنانے کے مقصد سے انتخابی کمیٹی کے ذریعے انتخاب کا یہ عمل شروع کیا جائے گا اور تین ماہ کی مدت میں مکمل کیا جائے گا۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document